2686-اگر عورت ملازمت کرتی ہو تو کیا گھریلو اخراجات پورے کرنے اس کے ذمہ ہیں

سوال

کیا ملازمت کرنے والی عورت گھریلو اخراجات کی ذمہ دار ہے کیونکہ اس کے خاوند کا کہنا ہے کہ اگر وہ گھریلو اخراجات برداشت نہیں کرے گی تو وہ ملازمت نہیں کر سکتی ؟

اور کیا بیوی کی تنخواہ میں خاوند کا کوئی حق ہے کہ وہ بیوی کی ملازمت کے مقابلہ میں اس کا تقاضا کرے ؟

اور اگر بیوی پر گھریلو اخراجات کرنے ضروری ہیں تو پھر خاوند اور بیوی کے مابین اخراجات کا تناسب کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

روزی کی تلاش اور کام کاج کے سلسلہ میں اپنے وطن سے دور رہنے والے خاوند اور بیوی کے مابین گھریلو اخراجات کے مسئلہ میں ضروری ہے کہ دونوں کے مابین مصالحت ہو اور وہ کسی بھی قسم کا نزاع نہیں ہونا چاہیے ۔

اخراجات کے وجوب کے بارہ میں مسئلہ مختلف ہے جس میں تفصیل ہے :

1-اگر خاوند نے آپ کی ملازمت پر یہ شرط رکھی ہے کہ گھریلو اخراجات آپ اور اس دونوں کے ذمہ ہوں گے وگرنہ آپ کو ملازمت کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔

مسلمان تو اپنی شروط پر قائم رہتے ہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے :

(مسلمان اپنی شروط پر ہیں لیکن وہ شرط جو حرام کو حلال اور یا پھر حلال کو حرام کردے) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(شرائط میں سے سب سے زیادہ وہ شرط پوری کرنا ضروری اور حقدار ہے جس کے ساتھ تم بیوی کو حلال کرتے ہو) ۔

یعنی نکاح کے وقت جو شرائط رکھی جائیں وہ زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں پورا کیا جائے ، لھذا تمہارے مابین اگر کوئی شرط ہے تو تم اپنی ان شروط پر ہی ہو اور ان کا پورا کرنا ضروری ہے ۔

2-لیکن اگر تمہارے مابین کوئی شرط نہیں تو پھر سب کے سب گھریلو اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں نہ کہ بیوی کے ذمہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھرایا ہے ۔

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے :

{کشادگی والے کو اپنی کشادگی میں سے خرچ کرنا چاہیے} ۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

.{اور تمہاری بیویوں کا نان ونفقہ اور لباس احسن طریقے پر تمہارے ذمہ ہے}.

لھذا ہر قسم کا خرچہ خاوند کے ذمہ ہی ہے وہی ہے جو گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اپنی بیوی بچوں کے اخراجات بھی برداشت کرے گا، اگر بیوی کام کرتی ہے تو وہ اس کی معیشت ہے اور اس کی تنخواہ ہے جس میں کسی دوسرے کا حق نہیں اس لیے کہ وہ اس کے کام اور تھکاوٹ کے بدلہ اسے ملتی ہے۔

اور خاوند نے ہوسکتا ہے کہ بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرتے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ رکھی ہو کہ اخراجات اس کے ذمہ ہوں گے یا پھر نصف اخرجات کی وہ ذمہ دار ہوگی یا کوئی اور شرط، لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ بیوی اپنی اس تنخواہ سے اگر کچھ اپنے خاوند کو اپنی رضامندی اور خوشی سے ادا کردے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی اور رضامندی سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے خوش ہو کر شوق سے کھاؤ پیو}. النساء (4)۔

لیکن اگر اس نے بیوی سے تعلقات استوار کرتے وقت کوئی شرط رکھی تھی وہ پھر اسے شرط پوری کرنا ہوگی اور مسلمان اپنی شرائط پوری کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان بھی کیا جا چکا ہے۔

اور میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی رضامندی اور خوشی سے اپنی تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ اپنے خاوند کو ادا کردیں تا کہ جھگڑے کا خاتمہ اور اس کا حل ہوسکے، اور اشکال بھی جاتا رہے اور آپ کی زندگی بھی راحت و اطمنان اور ہنسی خوشی بسر ہو۔

تو آپ دونوں آدھی تنخواہ یا پھر چوتھا حصہ اور یا پھر تیسرے حصہ پر آپس میں اتفاق کرلیں تا کہ مشکلات کا خاتمہ ہو اور جھگڑے کی جگہ اطمنان وراحت اور ہنسی خوشی جگہ حاصل کرسکے۔

یا پھر دوسری بات یہ ہے کہ خاوند اجازت دے دے اور اپنے رب کی تقسیم پر راضی ہوتا ہوا حسب استطاعت اخراجات پورے کرے اور آپ کو اپنی پوری تنخواہ رکھنے کی اجازت دیتا ہوا اس سے دستبردار ہوجائے۔

اور اگر آپ کی یہ مشکل حل نہ ہوسکے تو پھر اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ اپنے علاقہ اور ملک کی شرعی عدالت سے فیصلہ کروائیں، اور شرعی عدالت جو فیصلہ کردے ان شاء اللہ اس میں ہی کفائت ہے، اللہ تعالی سب کو صحیح اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم.